کتاب نما

رسائل و مسائل (حصہ ہشتم)، شیخ الحدیث مولانا عبدالمالک۔ ناشر: ادارہ معارف اسلامی، لاہور۔ صفحات: ۴۱۳۔ قیمت: ۲۱۰ روپے۔

'رسائل ومسائل' کے زیرعنوان جو روایت مولانا مودودی مرحوم نے قائم کی' اسے ان کے تربیت یافتہ افراد نے اپنے مقدور بھر زندہ رکھنے کی کوشش کی۔ چنانچہ جسٹس ملک غلام علی مرحوم اور خرم مراد مرحوم کے قلم سے نکلے ہوئے جوابات اس سے قبل کتابی شکل میں طبع ہو چکے ہیں۔ اب اسی سلسلے کو جاری رکھتے ہوئے ادارہ معارف اسلامی لاہور نے شیخ الحدیث مولانا عبدالمالک کے تحریر کردہ جوابات جو ۱۹۸۲ء سے ۲۰۰۱ء کے دوران ترجمان القرآن میں طبع ہوئے ہیں' ایک جلد میں شائع کر دیے ہیں۔ کتاب ۱۱ بواب اور چار مقالات پر مبنی ہے۔ ابواب کے عنوانات یوں ہیں: ○ تفسیر آیات و تاویلِ احادیث ○ عقائد و ایمانیات ○ نماز ○ روزہ ○ قربانی ○ زکوٰۃ ○ معاشی مسائل ○ معاشرتی مسائل ○ عالمِ نسواں ○ متفرق مسائل ○ دعوت و تحریک۔ مقالات میں اجماعِ اُمت' مختلف مسالک پر عمل' خلافت کا استحقاق' جہاد شامل ہیں۔

مولانا عبدالمالک کی فقہی آرا ان کی بصیرت کا روشن ثبوت ہیں۔ مولانا عموماً معروف حنفی مصادر کے حوالے سے اپنی رائے کا اظہار فرماتے ہیں لیکن اعتدال و توازن کو کبھی ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ اسی بنا پر بعض حساس موضوعات پر بھی ان کی رائے کسی فریق کے جذبات کو مجروح نہیں کرتی۔ اس کی عمدہ مثال مشرک کے پیچھے نماز (ص۸۶-۸۷)' بریلوی امام کے پیچھے نماز (ص ۶۱ تا ۸۲) جیسے موضوعات پر تحریر کردہ جوابات ہیں۔ باب ہفتم اس لحاظ سے بڑی اہمیت رکھتا ہے کہ اس میں جدید معاشی مسائل پر مدلل آرا کا اظہار کیا گیا ہے۔ ادارہ معارف اسلامی اس کتاب کو طبع کرنے پر مبارک باد کا مستحق ہے۔(ڈاکٹر انیس احمد)

قرارداد مقاصد کا مقدمہ، سردار شیر عالم، چودھری محمد یوسف: ناشر: الشریعہ اکادمی، ہاشمی کالونی۔ کنگنی والا، گوجرانوالہ۔ فون: ۴۰۰۳۹۴-۰۵۵۔ صفحات: ۲۰۶۔ قیمت: ۱۲۰ روپے۔

اسلام پر پاکستان کی نظریاتی اساس کسی شک وشبہے سے بالاحقیقت ہے۔ تاہم قیامِ پاکستان کے روز ہی سے، پاکستان میں اسلام اور سیکولرزم کی بحث شروع ہوگئی تھی۔ ۱۲ مارچ ۱۹۴۹ء کو پہلی دستور ساز اسمبلی نے اس بحث کا مسکت جواب 'قراردادمقاصد' کی منظوری کی صورت میں دیا، اور پاکستان کی نظریاتی سمت کو قرارداد مقاصد کے آئینی اور قانونی اعتبار سے متعین کردیا۔ بعدازاں ۱۹۵۶، ۱۹۶۲ء اور ۱۹۷۳ ء کے دساتیر میں اسے محض دیباچے میں جگہ دی گئی ہے اور ریاست وحکومت اس سے بے نیاز رہے۔ البتہ ۱۹۷۲ء میں جسٹس حمودالرحمن نے 'عاصمہ جیلانی کیس ۱۹۷۲ء' میں اس دستاویز کی اہمیت اور دساتیر میں نظرانداز کرنے کے المیے کی جانب لطیف پیرایے میں توجہ دلائی۔

جنرل محمد ضیاء الحق نے قرارداد مقاصد کو دستور کے مقدمے کے بجاے دستور کا مؤثر حصہ بنا دیا۔ جس کے بعد لاہور ہائی کورٹ نے 'سکینہ بی بی کیس ۱۹۹۲ء' میں فیصلہ دیا کہ دفعہ ۴۵ میں مندرج صدر پاکستان کے اختیارات، قرآن وسنت کے پابند ہیں۔ مگر سپریم کورٹ نے 'حاکم خاں کیس ۱۹۹۲ء' میں اس کے برعکس فیصلہ دیا:

ا- قرارداد مقاصد کی حیثیت کو محدود کرکے ایک رسمی خواہش کے دائرے میں بند کرنے کی کوشش کی۔ سردار شیر عالم ایڈووکیٹ [م: ۱۰ اپریل ۲۰۰۷ ء] نے اس فیصلے کی شدت کو قلب و روح کی گہرائیوں میں محسوس کیا، اور اس کا فکری، دستوری اور اسلامی بنیادوں پر نہایت فاضلانہ تجزیہ تحریر کیا۔ جس نے سپریم کورٹ کے فیصلے سے پیدا شدہ صورت حال کو زیرغور لانے کے لیے سنجیدہ بنیاد فراہم کی۔

زیرنظر کتاب کا مرکزی حصہ اسی مقالے کا رواں اُردو ترجمہ (ص ۱۲۵-۱۸۹) چودھری محمد یوسف نے کیا ہے، جب کہ اسی مناسبت سے چند تحریریں اور ۱۹۹۲ء کے مذکورہ دونوں فیصلوں کا بھی ترجمہ پیش کردیا گیا ہے۔ (سلیم منصور خالد)

پنجاب کے آثارِ قدیمہ ڈاکٹر محمد اقبال بھٹہ۔ علم و عرفان پبلشرز، ۳۴- اُردو بازار، لاہور۔ فون: ۷۲۳۲۳۳۶۔ صفحات: ۲۰۵۔ قیمت: ۲۰۰ روپے۔

اگرچہ آثارِ قدیمہ کو محض عمارات تک محدود نہیں کیا جاسکتا، تاہم عرفِ عام میں مذکورہ ترکیب سے 'عمارات' ہی مراد لی جاتی ہیں اور زیرنظر کتاب میں بھی اسی حوالے سے مختلف النوع عمارات کے بارے میں تاریخی حقائق اور صورتِ واقعہ پر مبنی، مفید معلومات بہم پہنچائی گئی ہیں۔

فاضل مصنف آثارِ قدیمہ کے مختلف اداروں اور شعبوں سے وابستہ رہے، باقاعدہ خطاط بھی ہیں۔ اس فن میں انھیں حافظ یوسف سدیدی مرحوم، سید نفیس رقم اور صوفی خورشید رقم کا تلمذ حاصل ہے۔ ان دنوں پنجاب انسٹی ٹیوٹ آف لینگویج، آرٹ اینڈ کلچر (حکومت پنجاب) میں بطور ڈپٹی ڈائرکٹر کام کر رہے ہیں۔

زیرنظر کتاب میں آٹھ باغات (ہرن منار، شالامار، بارہ دری وزیرخاں، چوبرجی وغیرہ) ۱۲ مقبروں (نورجہاں، آصف خاں، انارکلی، مہابت خاں، علی مردان وغیرہ) دس قلعوں (اٹک، رواٹ، شاہی قلعہ وغیرہ) اور آٹھ مساجد (وزیرخاں، چینیاں والی، حمام والی اور بادشاہی مسجد وغیرہ) کے بارے میں خاصی تحقیق اور تجسس کے بعد تاریخی معلومات، حوالوں اور اعداد و شمار کے ساتھ فراہم کی گئی ہیں۔ تصاویر بھی شامل ہیں۔

'پنجاب کے فنِ تعمیر' کے تذکرے میں مصنف کا یہ تاثر درست معلوم نہیں ہوتا کہ پنجاب اپنا کوئی منفرد فنِ تعمیر رکھتا ہے، یا یہاں 'ایک خاص فنِ تعمیر کی بنیاد رکھی گئی'۔ دراصل پنجاب کی مساجد، مقبروں اور مختلف عمارتوں میں بے حد تنوع ہے اور یہ اس لیے ہے کہ یہ فنِ تعمیر اسلامی اور ہندی تہذیب و تمدن کی روایات اور افغانی اور وسط ایشیائی حملہ آوروں کے اثرات کے نتیجے میں تشکیل پذیر ہوا۔ اس اعتبار سے پنجاب کا فنِ تعمیر مختلف تعمیراتی فنون کا جامع ہے اور اسی لیے اس کے مختلف علاقوں میں تھوڑے تھوڑے فاصلے پر مکانات اور مقبروں حتیٰ کہ عام قبروں تک کی شکل و صورت بھی بدل جاتی ہے۔

کتاب خاصی محنت و کاوش سے لکھی گئی ہے۔ تعجب ہے کہ ۳۷ مآخذ کی فہرست (کتابیات) میں ان اُردو کتابوں کے نام نہیں دیے گئے جو 'حوالہ جات' کے تحت مذکور ہیں۔ کتاب

میں فنی تدوین کی کمی بھی محسوس ہوتی ہے۔ اتنی اچھی تحقیقی کتاب میں فنی تدوین کی کمی اور فنِ اِملا و رموزِ اوقاف سے بے توجہی کھٹکتی ہے۔ (رفیع الدین ہاشمی)

اُردو املا رشید حسن خاں۔ ناشر: مجلس ترقی ادب، کلب روڈ، لاہور۔ فون: ۶۳۶۸۲۱۸۔ صفحات: ۷۰۶۔ قیمت: ۳۰۰ روپے۔

رشید حسن خاں کا نام اُردو زبان کے ایک نمایاں محقق اور زبان، لغت اور املا کی اصلاح و ترقی کے حوالے سے کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ اپنے موضوع پر ان کی زیرنظر تصنیف ایک اہم تحقیقی کاوش ہے، جو بھارت کے سرکاری اشاعتی ادارے سے دو بار شائع ہوئی اور اپنی افادیت کے باعث طلبہ، قارئین اور علما و محققین میں مقبول ہوچکی ہے۔

کتاب کا دیباچہ بجاے خود ایک تصنیف کا درجہ رکھتا ہے۔ اس میں محقق نے رسمِ خط اور املا، املا میں تغیر اور اصلاح، اصلاح اور صحت، خطاطی، رسمِ خط اور املا اور املا کی معیار بندی کے بعد املا کی ازسرنو تعریف متعین کی ہے۔ انھوں نے مرکبات کی درست املا اور مرکبات کو الگ الگ لفظوں میں لکھنے کے بارے میں بھی تفصیلی گفتگو کی ہے۔

کتاب عملاً چار حصوں میں منقسم ہے۔ پہلے حصے میں املا کے مسائل کو الف بائی انداز میں منضبط کیا گیا ہے۔ الف (الف ممدودہ، الف اور ہاے مختفی، الف تنوین)، ت ۃ، ت ط، ذ ز ژ، س ص ض، ک گ، ن و، ہ (ہاے ملفوظ، ہاے مختفی، ہاے مخلوط)، ہمزہ (ہمزہ اور الف، ہمزہ اور واو، ہمزہ اور ہاے مختفی، ہمزہ اور ی) وغیرہ پر مفصل بحث کر کے املا کے مسائل کو حل کرنے کی کوشش کی ہے۔ دوسرے حصے میں گنتیاں، لفظوں کو ملا کر لکھنا، نقطے، شوشے، حرفوں کے جوڑ، نسخ و نستعلیق کی بعض خصوصیات اور اعراب، علامات اور رموزِ اوقاف کے بارے میں گفتگو کی ہے۔ تیسرا حصہ املاے فارسی کی ذیل میں ہندستانی فارسی اور کلاسیکی ایرانی فارسی کے املا اور املاے فارسی جدید کے لیے مختص کیا گیا ہے، جب کہ چوتھے حصے میں تدوین اور املا، اور لغت اور املا جیسے اہم موضوعات کو چھیڑا گیا ہے۔ آخر میں بعض اہم الفاظ کا اشاریہ دے دیا گیا ہے۔

محقق نے اپنی تصنیف میں ماضی میں املا کے مسائل کے بارے میں لکھی جانے والی مستند

اور قابلِ قبول تحریروں کی مدد سے اصول وقواعد مرتب کیے ہیں اور انھی کی روشنی میں دیگر الفاظ کو قیاس کے دائرے میں لایا گیا ہے، تاہم اس بات کا خیال رکھا گیا ہے کہ مسلمات کی خلاف ورزی ہو اور نہ خواہ مخواہ کی جدت طرازی۔

امید ہے کہ مجلس ترقی ادب، شہزاد احمد کی سرپرستی میں علم دوستی کا ثبوت فراہم کرتے ہوئے اسی معیار کی کتابیں شائع کرتی رہے گی۔(ڈاکٹر خالد ندیم)

ہم کیوں مسلمان ہوئیں؟ مرتبین: اُم فریحہ/سیف اللہ ربانی۔ ناشر: ادارہ مطبوعات خواتین، بالمقابل تعمیر سیرت کالج، منصورہ ملتان روڈ، لاہور۔ فون: ۴۱۳۶۴۵۸-۰۳۰۰۔ صفحات: ۵۵۸۔ قیمت: ۲۵۰ روپے۔

عصرِ حاضر میں، اسلام کی تیز رفتار اشاعت اور کثرت سے غیر مسلم افراد کا مشرف بہ اسلام ہونا اس بات کا عملی ثبوت ہے کہ ہر دور کی طرح اسلام آج بھی زندہ اور متحرک قوت ہے، اور انسانیت کا واحد نجات دہندہ بھی۔ یہ انسان کی مادی اور روحانی ضرورت کو بہ طریق احسن پورا کرتا ہے۔ یہ کائنات کا فطری دین ہے جو بنی آدم کو سکونِ قلب جیسی لازوال نعمت عطا کرتا ہے۔

کتاب کا ابتدائیہ متاثر کن اور اپنے موضوع پر کئی حوالوں سے معلومات افزا ہے۔ طرزِ نگارش عمدہ ہے۔ یہ اسلام قبول کرنے والی خواتین کا ایک انسائیکلوپیڈیا ہے جس میں دنیا کے مختلف ممالک کی ۱۰۰ سے زائد نومسلم خواتین کے قبولِ اسلام کی سچی داستانیں اور ان کے انٹرویو شامل ہیں۔ یہ ایمان افروز، روح پرور اور وجد آفرین سوانح عمریاں جو سبق آموز ہونے کے ساتھ دل چسپ خودنوشت کا رنگ لیے ہوئے ہیں، بلاشبہہ ایسی قابلِ فخر مثالیں ہیں جنھیں عام کیا جانا چاہیے۔

ان خواتین کے زندہ و بیدار ایمان، ان کی طلبِ علم اسلام، ان کے اندر کام کرتا ہوا جذبۂ تعمیر اور جس استقامت وعزیمت سے انھوں نے راہِ حق میں پہنچنے والی ایذاؤں کو برداشت کیا، کو دیکھ کر قاری اپنے ایمان میں تازگی، سرور اور مزید پختگی محسوس کرتا ہے اور ایک جذبۂ ندامت بھی کہیں جاگتا ہے کہ ہم کیوں شعوری اور عملی مسلمان نہیں بن پا رہے؟

امید ہے کہ مرتبین کی یہ کاوش دعوتِ اسلامی کے فروغ میں مفید ثابت ہوگی۔ مسلمانوں

اور خصوصاً غیر مسلم اصحاب کو بطورِ تحفہ پیش کرنے کے لیے ایک بہتر چیز ہے۔ کیا خبر کون سی بات کس کے لیے ہدایت کا سبب بن جائے۔ (ربیعہ رحمٰن)

مولانا مودودی کے حوالے سے علماے کرام کی خدمت میں، شفیق الرحمن عباسی۔ ناشر: اعلیٰ مطبوعات، اُردو بازار، لاہور۔ صفحات: ۵۶۵۔ قیمت: ۲۵۰ روپے۔

مولانا مودودی علیہ الرحمہ کو زندگی میں ایک جانب ملحدین، اباحیت پسندوں، کمیونسٹوں، قادیانیوں اور منکرین حدیث وغیرہ کی تنقید کا سامنا کرنا پڑا تو دوسری جانب متعدد علما نے بھی اس تنقیدی یلغار میں حسبِ توفیق اپنا حصہ ڈالا۔ مولانا مودودی مرحوم کے فاضل رفقا میں سے چند احباب نے بروقت اس تنقید کا جائزہ لیا اور علمی پہلوؤں سے بھی تجزیہ پیش کیا۔ زیرنظر کتاب درحقیقت انھی جوابی تحریروں کے چیدہ چیدہ اقتباسات کے ساتھ پیش کی گئی ہے۔

جن موضوعات پر اقتباسات کو پیش کیا گیا ہے، فی زمانہ ان حوالوں سے مولانا مودودی پر کم ہی تنقید کی جاتی ہے، البتہ 'نائن الیون' کے بعد کے حالات میں انھیں دوسرے موضوعات کی بنیاد پر ہدفِ تنقید بنایا جا رہا ہے اور اس کام میں بھی مقدس اور غیر مقدس دونوں حلقے اپنا کام کر رہے ہیں۔ مثال کے طور پر: اسلام اور ریاست کا تعلق، عورتوں کے حقوق، اسلام: جہاد یا دہشت گردی، دعوت کی ذمہ داری، فریضۂ اقامتِ دین کی حقیقت وغیرہ۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس پروپیگنڈے کا مناسب جواب دیا جائے۔ کتاب کی تدوین میں ضمنی سرخیوں کے اضافے، اشاریے کی تدوین اور تمام حوالہ جات کی صحت کے اہتمام سے کام کی اہمیت دوچند ہو جاتی۔ (س-م-خ)

استاد: ملت کا محافظ، پروفیسر ثریا بتول علوی۔ ناشر: تنظیم اساتذہ پاکستان (خواتین)۔ تنظیم منزل، بہاول شیر روڈ، مزنگ، لاہور۔ صفحات: ۱۳۶۔ قیمت: ۷۵ روپے۔

ہر عہد کے اپنے تقاضے اور چیلنج ہوتے ہیں جن سے باخبر رہنا ایک استاد کے لیے ناگزیر ہے، اس لیے کہ معمارِ قوم کی حیثیت سے اسے ایک نسل کی تربیت کرنا ہوتی ہے جسے مستقبل کے چیلنجوں کا سامنا ہے۔ زیرنظر کتاب، مصنفہ نے اسی مقصد کے پیش نظر تحریر کی ہے۔ اس کی ضرورت اس لیے بھی پیش آئی کہ نائن الیون کے سانحے کے بعد اُمت مسلمہ کو نئے مسائل کا سامنا

تھا۔

تعلیم، نصابِ تعلیم اور نظامِ تعلیم کے اصول و مبادی اور اصولی مباحث، نیز تعلیم کے نام پر کی جانے والی سازشوں کے علاوہ موجودہ تعلیمی منظرنامہ، سیکولر نظامِ تعلیم اور درپیش جدید چیلنج زیربحث آئے ہیں۔ معلم اعظمؐ کا اسوۂ حسنہ، مثالی نظامِ تعلیم، تعمیر معاشرہ میں استاد کا کردار اور جدید چیلنجوں کا سامنا کرنے کے لیے اصولی رہنمائی دی گئی ہے، جب کہ خواتین اساتذہ کے خصوصی کردار پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ (حمیداللہ خٹک)

لال مسجد کا لہو اصغر عبداللہ۔ ناشر: نگارشات پبلشرز ۲۴- مزنگ روڈ لاہور۔ فون: ۷۳۲۲۸۹۲۔ صفحات: ۸+۱۵۲۔ قیمت: ۱۲۰ روپے، مع اشاریہ۔

دسمبر ۱۹۹۲ء میں ہندو جنونیوں نے بابری مسجد کو شہید کیا، مگر اس المیے کے دوران کم از کم کوئی مسلمان اس مسجد میں موجود نہیں تھا۔ جولائی ۲۰۰۷ء کو لال مسجد اسلام آباد کو وحشیانہ فائرنگ کا نشانہ بنایا گیا اور اس سے منسلک جامعہ حفصہ کی طالبات کو زمینی اور فضائی فائرنگ کے نتیجے میں کیمیاوی ہتھیاروں کی بارش سے جلا کر راکھ کر دیا گیا۔ جامعہ کے منتظمین کے بقول ایک ہزار سے زائد مسلمان طالبات بھی شہید ہوگئیں۔ صد افسوس کہ یہ حادثہ مملکت خداداد پاکستان میں ہوا۔

اس سانحے کے اسباب، کردار اور نتائج پر بحث ہوتی رہے گی، اور اس کرب کی ٹیسیں مدتوں تک محسوس کی جاتی رہیں گی۔ زیرنظر کتاب کے فاضل مؤلف نے غیرجذباتی انداز میں مسئلے کے کرداروں کو بے نقاب کرنے اور جامعہ پر حملے کے 'جواز' کا مؤثر استدلال سے جواب دینے کی قابلِ ستایش کوشش کی ہے۔ ایک رخ تو وہ تھا جسے حکومتی حلقوں نے اشتہاروں اور کالموں کی صورت میں شائع کیا اور شب و روز ریڈیو ٹی وی سے الاپا۔ اس یک رخی ابلاغی جارحیت کا ایک جگہ پر جواب بڑی حد تک کتاب کے باب 'تصویر کا دوسرا رخ' (ص ۱۷-۴۹) میں پیش کیا گیا ہے۔

کتاب میں مرزا محمد اسلم بیگ، پروفیسر خورشید احمد، سمیحہ راحیل قاضی، ڈاکٹر شاہد مسعود، مولانا زاہد الراشدی، مفتی محمد رفیع عثمانی، مولانا فضل الرحمن خلیل، مولانا عبدالعزیز، غازی عبدالرشید، چودھری شجاعت حسین اور جنرل پرویز مشرف کی تحریر و تقریر کے متعلقہ حصوں کو سلیقے سے پیش کیا

گیا ہے۔ ایک انفرادیت شہید ہونے والی جامعہ حفصہ کی نایاب تصاویر ہیں۔(س-م-خ)

تعارف کتب

$ **قوم پرستی اور اس کے نقصانات**، مولانا مرغوب احمد لاجپوری۔ ناشر: بیت العلم ٹرسٹ، ایس ٹی/۹-ای، بلاک ۸، گلشن اقبال، کراچی۔ صفحات: ۴۶۔ قیمت: ۶۰ روپے۔[قوم پرستی ہمارے ملک کے اہم ترین سیاسی مسائل میں سے ایک ہے۔ وعظ و تلقین اس مسئلے کا حل نہیں۔ یہ گہرے مطالعے اور عملی تدابیر کا تقاضا کرتا ہے۔ مصنف نے قرآن و حدیث کی روشنی میں عصبیت کے مہلک مرض کی مذمت کی ہے اور نتائج سے خبردار کیا ہے۔]

$ **عنایت علی خان، شخصیت و فن**، مرتبین: محمد افضال، عبداللطیف انصاری۔ ملنے کا پتا: مکان نمبر ۱۶۲۲، اقبال کالونی، یونٹ نمبر ۱۲، لطیف آباد، حیدرآباد، سندھ۔ صفحات: ۲۷۲۔ قیمت: ۱۵۰ روپے۔[عنایت علی خان خوش قسمت ہیں کہ ان کے دوستوں نے انھیں زندگی ہی میں خراجِ تحسین پیش کر دیا۔ ان کے مزاحیہ اور غیر مزاحیہ کلام کا انتخاب، کچھ مضامین، خصوصی انٹرویو اور دوستوں کے مضامین شامل اشاعت ہیں۔ ان کی باغ و بہار، ہمہ جہت اور متنوع شخصیت کی بہت اچھی جھلک۔]

$ **خاندانی منصوبہ بندی سے متعلق چند فکری مغالطے**، ریاض الرحمن قریشی۔ بہاؤالدین زکریا یونی ورسٹی، ملتان۔ صفحات: ۱۴۴۔ قیمت: درج نہیں۔[خاندانی منصوبہ بندی کے بارے میں دینی حلقوں کا موقف معروف ہے لیکن جب انھی میں سے کوئی ان کے حق میں لکھے تو کچھ لوگوں کو الجھن ہوجاتی ہے۔ مصنف نے اپنے ایک صاحبِ علم دوست کے ایسے ہی بعض مغالطوں کو دُور کرنے کی کوشش کی ہے۔ اچھی بات یہ ہے کہ ان کی تحریر بھی مکمل دی ہے۔]

$ **الصرف الجمیل** (الجزء الاوّل، الجزء الثانی)، تالیف: الاستاذ محمد بشیر۔ ناشر: دارالعلم، ۶۹۹ آبپارہ مارکیٹ، اسلام آباد۔ صفحات، اوّل: ۱۲۸، دوم: ۱۹۶۔ قیمت بالترتیب: ۵۰ روپے، ۱۰۰ روپے۔[اس کتاب میں مؤلف نے عربی زبان کے افعال کی گردانوں اور ان کے روزمرہ استعمال کو مؤثر اور سہل اسلوب میں پیش کیا ہے۔ عام فہم اور ہرقاری کے لیے مفید، خصوصاً مدارسِ عربیہ میں زیرتعلیم طلبہ و طالبات کے لیے گراں قدر سرمایہ۔ عربی گرامر کے قواعد وضوابط کو تصاویر کے ذریعے سمجھایا گیا ہے۔]

$ **You Can Climb Up**، محمد بشیر جمعہ۔ ٹائم مینجمنٹ کلب، پوسٹ بکس ۱۲۳۵۶، ڈی ایچ اے، کراچی-۷۵۵۰۰۔ صفحات: ۱۱۲۔ قیمت: ۶۰ روپے۔[کامیابی کی شاہراہ پر سفر کرانے کے لیے بشیر جمعہ کا

نام محتاجِ تعارف نہیں۔ اس مختصر کتاب میں انھوں نے مطالعے اور امتحان کے طریقے، وقت کا بہترین استعمال اور کیریئر کی منصوبہ بندی جیسے موضوعات کا احاطہ کیا ہے۔]